(ہدایہ نوٹس 2021)
نفیس الحسن عطاری

(باب الربوا)

سوال نمبر 1

ربوا کے حرام ہونے کی علتیں احناف اور شوافع کے نزدیک کون کونسی ہیں؟ مع دلائل بتائیں۔

جواب

احناف:-
احناف کے نزدیک ربوا کی علت کیل مع الجنس یا وزن مع الجنس ہے۔

دلیل:-
کیونکہ حضور علیہ السلام کا قول ہے۔ کہ گندم کے بدلے گندم کی بیع، جو کے بدلے جو کی بیع، ~~چاول کے بدلے چاول کی بیع~~، کھجور کے بدلے کھجور کی بیع، نمک کے بدلے نمک کی بیع، سونے کے بدلے سونے اور چاندی کے بدلے چاندی کی بیع ہاتھوں ہاتھ برابر ہو تو جائز ہے اور اگر کمی زیادتی ہو تو سود ہے۔ اس حدیث سے پتا چلا کہ بیع کے اندر مماثلت شرط ہے۔ یعنی ہاتھوں ہاتھ اور برابر برابر ہو۔ اور حدیث کے اندر جو چیزیں بیان کی گئیں ان میں کیل مع الجنس یا وزن مع الجنس پایا جا رہا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہی علت ہے۔

شوافع:-
آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک کھانے والی چیزوں میں طعمیت شرط ہے اور اثمان میں ثمنیت شرط ہے۔

دلیل :-
کیونکہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ حدیث
میں دو چیزوں کی صراحت بیان فرمائی ہے
جن میں سے ایک طعم اور دوسری ثمانیت
ہے اور ان میں سے ہر چیز عزت اور حرمت کی خبر
دے رہی ہے لہذا ان کو ایسی علت سے معلول کیا
جائے گا جو عزت اور حرمت کے اظہار کے لئے مناسب ہو
اور وہ علت مطعومات میں طعمیت ہے اور اثمان
میں ثمنیت ہے۔ مطعومات میں طعمیت اس لئے
کہ اس سے انسان کی بقاء متعلق ہے اور اثمان میں
ثمنیت اس لئے کہ وہ اموال جن پر مصالح کا دار و مدار
ہے ان کی بقاء کا دار و مدار ثمنیت پر ہے۔ اور جنسیت کا
اس میں کوئی دخل نہیں ۔

سوال نمبر 2

ایک سکے کی بیع دو سکوں سے کرنے کے بارے میں
اختلاف ائمہ مع الدلائل بتائیں۔

جواب

شیخین :-
شیخین کے نزدیک ایک سکے کی بیع
دو سکوں سے کرنا جائز ہے۔

علت :-
آپ علیہما الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ عاقدین
کے حق میں سکوں کی ثمنیت انہی کے اتفاق
سے ثابت ہوتی ہے تو انہی کے اتفاق سے باطل ہو جائے گی

تو سکوں کو متعین کرنے سے متعین بھی ہو جائیں گے۔
لہٰذا ان دونوں کے اتفاق کی وجہ سے بیع جائز ہے۔

امام محمد علیہ الرحمہ:

آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک بیع جائز نہیں ہے۔

دلیل:

آپ علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ پیسوں کی ثمنیت (ثمن ہونا) یہ لوگوں کی اصطلاح سے ثابت ہوتی ہے لہٰذا یہ عاقدین کے اتفاق سے باطل نہیں ہو سکتی۔ اور جب سکوں کی ثمنیت باقی رہے تو وہ متعین نہیں رہتے اس لیے بیع جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر 3

گوشت کی بیع حیوان کے بدلے کس طرح جائز ہے اختلاف ائمہ مع الدلائل تحریر کریں۔

جواب

شیخین:

آپ علیہما الرحمہ کے نزدیک بیع جائز ہے کہ گوشت کی بیع حیوان کے بدلے کی جائے۔

دلیل:

آپ علیہما الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ بائع نے موزون کو غیر موزون کے مقابلے میں بیچا ہے اس لیے کہ عام طور پر حیوان کا وزن نہیں کیا جاتا اور وزن سے اس کے بھاری پن کی معرفت ممکن نہیں ہے کیونکہ کبھی تو حیوان خود کو بھاری

کر لیتا ہے اور کبھی ہلکا کر لیتا ہے۔ اس لیئے موزونی کو غیر موزونی سے بیچنا جائز ہے۔

امام محمد علیہ الرحمہ:
آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک اگر حیوان کو اسی کی جنس کے گوشت سے فروخت کیا جائے تو جائز نہیں یہاں علیحدہ جو گوشت ہے وہ زیادہ ہو تا کہ گوشت حیوان کے اندر موجود گوشت کے مقابلے میں آ جائے اور زائد گوشت حیوان کے بقیہ اعضاء کے مقابلے میں ہو جائے۔

دلیل:-
اس لیئے کہ اگر ایسا نہیں ہو گا تو حیوان کے بقیہ اعضاء یا حیوان میں موجود گوشت کی زیادتی کے اعتبار سے ربوا متحقق ہو گا اس لیئے جائز نہیں

سوال نمبر 6
تر کھجور کی بیع چھوارے کے بدلے کرنے کا کیا حکم ہے؟ (اختلاف بتائیں)

جواب۔

امام اعظم: آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک جائز ہے۔

دلیل:- آپ علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ تر کھجور بھی چھوارے ہی ہوتے ہیں۔ کہ جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں تر کھجوریں بھیجی گئیں تو آپ نے فرمایا کیا خیبر کے سارے چھوارے ایسے ہوتے ہیں تو آپ نے تر کھجور کی جگہ چھوارے کا لفظ ارشاد فرمایا تو پتہ چلا کہ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ جائز ہے۔

صاحبین:- آپ علیہما الرحمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

دلیل:- آپ کی دلیل یہ ہے جب آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا تر کھجور خشک ہونے کے بعد کم ہو جاتی ہے تو لوگوں نے کہا ہو جاتی ہے پھر آپ نے فرمایا پھر تو یہ جائز نہیں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ تر کھجور کو چھوارے کے بدلے بیچنا جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر 5

روٹی کی بیع گندم اور آٹے کے عوض کرنے کا کیا حکم ہے تفصیلاً بیان کریں؟

جواب

روٹی کو گندم اور آٹے کے عوضوں کی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے۔

علت اس لئے کہ روٹی عددی یا موزونی ہے لہٰذا دونوں کی جنس مختلف ہونے سے نکل گئی جبکہ گندم کیلی ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ

آپ کے نزدیک عدد یا وزن کے ذریعے روٹی کو قرض لینے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

دلیل اس لئے کہ پکانے والے تنور اور تقدم و تأخر سے روٹی میں اختلاف ہوتا ہے۔

امام محمد علیہ الرحمہ

آپ کے نزدیک تعامل ناس کی وجہ سے عدد اور وزن سے روٹی کو قرض لینا جائز ہے۔

امام ابو یوسف علیہ الرحمہ

آپ کے نزدیک وزن سے تو جائز ہے لیکن عدد سے جائز نہیں ہے۔

علت اس لئے کہ اس کے افراد متفاوت ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 6

بیع فضولی کے احکام اور اختلاف آئمہ بیان کریں؟

جواب

اگر کسی نے دوسرے کی ملکیت کو اس کے حکم کے بغیر فروخت کر دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو بیع کو نافذ کر دے اور اگر چاہے تو فسخ کر دے

امام شافعی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ یہ بیع منعقد ہی نہیں ہوگی

دلیل: اس لئے کہ ولایت شرعیہ سے اس کا صدور نہیں ہوا ہے کیونکہ ولایت شرعیہ یا تو ملک سے ثابت ہوتی ہے یا مالک کی اجازت سے اور یہاں دونوں چیزیں ہی مفقود ہیں اور قدرت شرعیہ کے بغیر بیع کا انعقاد نہیں ہوسکتا۔

احناف کی دلیل

کہ عقد فضولی کی بیع مالک بنانے کا تصرف ہے اور یہ تصرف اپنے اہل سے اپنے محل میں صادر ہوا ہے لہذا اس کے انعقاد کا قائل ہونا ضروری ہے کیونکہ مالک کے لئے خیار ہوتا ہے اس کا کوئی ضرر نہیں ہے۔

سوال نمبر 7

وکالت کی مشروعیت پر دلائل بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ کن امور میں وکالت جائز ہے؟

جواب

ہر وہ عقد جسے بذات خود انسان سر انجام دے سکتا ہے اس کے لئے اس عقد کے انعقاد پر دوسرے کو وکیل بنانا بھی جائز ہے اس لئے کہ کو وکیل کی ضرورت ہے انسان بذات خود کام کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور حضور علیہ السلام نے حکیم بن حزام کو خریداری کا اور حضرت عمر بن سلمہ کو نکاح کرنے کا وکیل بنایا۔

(ت) جس طرح بیع وشراء اور نکاح کا وکیل بنانا جائز ہے اسی طرح جملہ حقوق میں بھی وکیل بالخصومت

بعض عقوبات کی تنفیذ وغیرہ کرنے اور دلیل و دعوی پیش کرنے کے لیے وکیل بنانا درست اور جائز ہے۔
حدود وقصاص کے علاوہ جملہ حقوق کی ادائیگی اور وصولیابی کے لیے بھی وکیل بنانا جائز ہے۔
اگر آزاد عاقل بالغ یا ماذون نے اپنے ہم مثل کو وکیل بنایا تو بھی وکالت درست ہے۔

سوال نمبر 8

والعقد الذی یعقدہ الوکلاء علی ضربین دونوں اقسام کی وضاحت اور اختلاف بیان کریں؟

جواب

وہ عقد جس کو وکلاء منعقد کرتے ہیں وہ دو قسموں پر ہے۔

پہلی قسم: وہ عقد جسے وکیل اپنی طرف منسوب کرتا ہے جیسے بیع اور اجارہ تو اس کے حقوق وکیل کے ساتھ متعلق ہوں گے نہ کہ موکل کے ساتھ۔

امام شافعی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ وہ حقوق موکل کے ساتھ متعلق ہوں گے۔

دلیل: کیونکہ حقوق حکم تصرف کے تابع ہوتے ہیں اور حکم یعنی ملک موکل کے ساتھ متعلق ہوتا ہے لہذا اس کے توابع بھی موکل ہی کے ساتھ متعلق ہوں گے۔

احناف کی دلیل

وکیل ہی حقیقتاً عاقد ہے کیونکہ عقد کلام کے ساتھ قائم ہوتا ہے اور اس کی عبارت کا صحیح ہونا اس کے آدمی ہونے کی وجہ سے ہے نیز وکیل حکماً بھی عاقد ہے کیونکہ وہ موکل کی طرف عقد کو منسوب کرنے سے مستغنی ہے۔

دوسری قسم

وہ عقود جسے وکیل اپنے مؤکل کی طرف منسوب
کرے جیسے نکاح، خلع، صلح عن دم العمد تو اس کے حقوق
مؤکل کے ساتھ متعلق ہوں گے نہ کہ وکیل کے ساتھ۔ یعنی اس
میں شوہر کے وکیل سے مہر کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور
عورت کے وکیل پر عورت کو سپرد کرنا لازم نہیں ہوگا۔
کیونکہ ان عقود میں وکیل سفیر محض ہے۔

دوسری قسم کی اقسام یہ ہیں جیسے

مال پر آزاد کرنا، مکاتبت کرنا، اور صلح
عن الاقرار ہے لیکن جو بیع کے قائم مقام ہو وہ قسم اول
میں سے ہے یعنی صلح عن الاقرار،

ھبہ کرنا، صدقہ کرنا، عاریت اور ودیعت لینا یعنی
رہن رکھنے اور قرض دینے کا وکیل بھی سفیر ہوتا ہے۔
اسی طرح ملتمس یعنی سفارش کرنے والا، شرکت
اور مضاربت بھی قسم ثانی میں شامل ہیں۔

سوال نمبر 9

بحث وکالت کی شرائط ھدایہ کی روشنی میں لکھیں؟

(ج)

وکالت کی دو شرطیں ہیں ایک موکل کے حوالے سے اور دوسری وکیل کے حوالے سے ہے۔
موکل کے تصرف کا مالک ہونا شرط ہے اور اس پر احکام کا لازم ہونا شرط ہے۔
وکیل کی شرائط۔ ① عقد کو سمجھتا ہو ② اور اس کا ارادہ ہو ③ آزاد ④ عاقل ہو ⑤ بالغ ہو 6 صبیح مجور ہو
⑥ عبد مجور ہو۔

سوال نمبر 10

اگر کسی شخص کو وکیل بنایا تو کیا کیا چیزیں بتانا ضروری ہے؟

(ج) ① اس جنس کا نام بیان کرنا ② اس کی صفت بیان کرنا ③ اور اس کے پیسے بتانا ضروری ہے

علت

تاکہ جس کام کے لیے وکیل بنایا گیا ہے وہ معلوم ہو جائے

سوال نمبر 11

اگر کسی شخص کو ۱۰ رطل گوشت خریدنے کا وکیل بنایا اور وہ 20 رطل کا لے آیا تو کیا حکم ہے اختلاف آئمہ بیان کریں؟

(ج) **امام اعظم کا موقف.**

امام اعظم کے نزدیک موکل پر اس گوشت میں سے نصف درہم کے عوض دس رطل لینا لازم ہوگا

صاحبین کا موقف.

ایک درہم کے بدلے موکل پر بیس (20) رطل گوشت لازم آئے گا

امام ابو یوسف کی دلیل.

آپ کے نزدیک موکل نے وکیل کو گوشت میں ایک درہم صرف کرنے کا وکیل بنایا اور اس نے یہ سمجھا ہے کہ اس کا بھاؤ دس رطل ہے لیکن جب وکیل نے ایک درہم کے عوض بیس (20) رطل خرید لیا تو وکیل نے موکل کے لیے خیر کا اضافہ کیا.

امام اعظم کی دلیل.

امام صاحب کے نزدیک موکل نے وکیل کو دس رطل خریدنے کا حکم دیا اور زیادہ خریدنے کا حکم نہیں دیا لہذا زائد کی خریداری وکیل پر نافذ ہوگی اور دس رطل کی خریداری موکل پر نافذ ہوگی.

سوال نمبر 15

اگر کسی شخص نے غیر معین غلام خریدنے کا وکیل بنایا اور وکیل نے ایک غلام خرید لیا اور وہ کس کا ہوگا اور کیا صورتیں ہونگی؟

(ج)

اس کا مطلق حکم یہ ہے کہ یہ خریداری وکیل کے لیے ہوگی اور وکیل ہی اس غلام کا مالک بھی ہوگا.

البتہ اگر وکیل یہ کہہ دے کہ میں نے موکل کے لیے خریدنے کی نیت کی تھی یا وکیل نے موکل کے مال سے وہ غلام خریدا ہو تو ان صورتوں میں وہ خریداری موکل کے لیے ہو گی۔

اس مسئلے کی تین صورتیں ہیں۔

(1) اگر وکیل نے عقد شراء کو موکل کے دراہم کی طرف منسوب کیا اور یوں کہا کہ میں نے موکل کے مال سے اس غلام کو خریدا موکل ہی اس غلام کا مالک ہو گا۔

(2) اگر وکیل کہے کہ میں نے اپنے دراہم کے عوض یہ غلام خریدا ہے تو اس غلام کا مالک وکیل ہو گی

(3) وکیل نے شراء کو مطلقاً دراہم کی طرف منسوب کیا اور یہ کہا کہ میں نے دو سو دراہم میں یہ غلام خریدا ہے اور وکیل نے موکل کے لیے خریدنے کی نیت کی تو شراء وکیل کے لیے ہو گا۔ اگر اپنے لیے نیت کی تو اس کے اپنے لیے ہو گا۔

الہدایۃ سوال نمبر 13 تا 18۔

(13) اگر کسی شخص کو کوئی شئی بیچنے کا وکیل بنایا تو وہ کس کو بیچ سکتا ہے؟ اختلاف مع دلائل بیان کریں؟ 1961199

جواب۔

وکیل بالبیع اپنے باپ، دادا سے اور ان سے جن کی گواہی اس کے حق میں قبول نہیں ہوتی عقد نہیں کر سکتا ان کے علاوہ سے کر سکتا ہے عند ابی حنیفۃ

صاحبین۔

فرماتے ہیں ان سے بیع کرنا جائز ہے مثلی قیمت کے ساتھ (Market value)

الا من عبدہ او مکاتبہ

صاحبین فرماتے ہیں کہ ہاں اپنے غلام اور مکاتب سے نہیں کر سکتا۔

دلیل صاحبین۔

وکالۃ مطلق ہے اور مثلی قیمت کے ساتھ بیع کرنے میں کوئی تہمۃ بھی نہیں کیونکہ ملکیتیں بھی اور منافع بھی الگ ہوتے ہیں تو کوئی موضع تہمۃ نہیں

بخلاف العبد والمکاتب۔

غلام سے بیچنا گویا اپنے آپ سے بیچنا ہے کیونکہ غلام کے پاس جو کچھ ہے آقا کا ہے تو ایک ہی شخص کا بائع و مشتری ہونا لازم آتا ہے۔ جو کہ درست نہیں۔

ایسے ہی مکاتب کہ اس کی کمائی میں بھی آقا کا حق ہے۔

دلیل امام اعظم۔

مواضع تہمۃ وکالۃ سے مستثنیٰ ہیں اور باپ دادا سے عقد کرنا یہ موضع تہمۃ ہے ان کی گواہی کے اس کے حق میں قبول نہ ہونے کی وجہ سے کیونکہ عموماً منافع متصل ہوتے ہیں تو گویا اپنے آپ سے بیع کرنا ہے =

(14) اگر مشتری نے مبیع کو عیب کی وجہ سے وکیل پر رد کر دیا تو موکل پر رد ہوگا کہ نہیں تمام صورتیں ہدایہ کی روشنی میں لکھیں؟ ص 198+199

جواب۔

اگر مشتری نے مبیع کو عیب کی وجہ سے وکیل پر رد کر دیا تو اگر وہ ایسا عیب ہے کہ اتنے عرصے میں اس کی مثل پیدا نہ ہو سکتا ہو تو تین صورتیں ہیں۔

(1) مشتری نے قاضی کے فیصلے سے مبیع واپس کی گو وہ بینہ پیش کرے۔
(2) یا قسم سے انکار کے سبب مبیع واپس ہوئی
(3) یا اقرار کرنے کے سبب مبیع واپس ہوئی۔

ان تینوں صورتوں میں مبیع موکل پر لوٹائی جائے گی۔

دلیل۔

کیونکہ قاضی کو یقین ہو گیا کہ یہ عیب بائع کے پاس تھا پھر قاضی نے گواہ اس لیے طلب کیے تاکہ اسے خبر ہو جائے کہ بیع لبس ہوئی ہے۔

اور اگر ایسا عیب ہے جس کی مثل پیدا ہو سکتا ہے۔ اب اگر قاضی کے فیصلے سے گواہوں کے ذریعے مبیع واپس ہوئی یا قسم سے انکار کے سبب تو اب بھی موکل سے رجوع کر سکتا ہے۔

دلیل۔

کیونکہ گواہی حجۃ مطلقہ ہے۔ اور وکیل مبیع میں عدم ممارسۃ کی وجہ سے انکار کرنے میں پریشان ہے تو اب بھی مبیع موکل کو لازم ہو گی۔

وان کان ذالک باقرار۔

ہاں اگر اس صورت میں اقرار کرلے تو مبیع وکیل کو لازم ہو گی موکل سے رجوع نہیں کر سکتا۔

دلیل۔

کیونکہ اقرار حجت قاصرہ ہے۔ اور وکیل مجبور نہیں تھا اقرار کی طرف خاموشی اور انکار کے امکان کی وجہ سے۔

(13) اگر ایک شخص نے دو بندوں کو وکیل بنایا تو دونوں کے تصرفات کے احکام بیان کریں؟

جواب۔ ص 200

موکل نے دو وکیل بنائے تو ان میں سے ایک کیلئے جائز نہیں کہ وہ تصرف کرے اس میں جس میں ان دونوں کو وکیل بنایا گیا ہے۔ دوسرے کے علاوہ۔ اور یہ ایسے تصرف میں ہوگا جہاں رائے کی طرف محتاج ہوتی ہے۔

دلیل۔

کیونکہ موکل ان دونوں کی رائے پر راضی ہوا ہے نہ کہ ایک کی رائے پر۔

اعتراض

جب موکل نے ثمن مقرر کردی تو دونوں کی رائے کی طرف تو کوئی محتاج نہ ہوگی کوئی ایک وکیل ہی اتنی قیمت میں بیچ سکتا تھا۔

جواب۔

اگرچہ ثمن مقرر کردے لیکن ثمن مقرر کردہ سے زیادہ رقم میں بیچنے اور مشتری کو ڈھونڈنے میں مانع نہیں ہے یعنی جب دونوں کی رائے ہوگی تو ہو سکتا ہے مقرر کردہ سے زیادہ میں بک جائے اسی لیے دونوں کی رائے ضروری ہے۔

نوٹ: ایسے تصرفات جہاں رائے کی طرف محتاج نہیں ہوتی وہاں دوسرے کی رائے کے بغیر بھی تصرف کر سکتا ہے جیسے بغیر عوض کے ہوتی طلاق دینے کو وکیل بنایا وغیرہ

(16) وکیل بالخصومۃ وکیل بالقبض ہوتا ہے کہ نہیں
اختلاف آئمہ مع دلائل لکھیں؟ ص 201

جواب

جو بندہ مقدمہ لڑنے کا وکیل ہوگا وہ مال پر قبضہ کرنے
کا بھی وکیل ہوگا آئمہ ثلاثہ کے نزدیک۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ

وکیل بالخصومۃ وکیل بالقبض نہیں بن سکتا۔

دلیل

کیونکہ مؤکل فقط اس کے مقدمہ لڑنے کے طریقے سے راضی ہے
نہ کہ مال پر قبضہ کرنے کے طریقے سے۔ کیونکہ قبضہ مقدمہ
سے ہٹ کر علیحدہ چیز ہے۔

ولنا۔ ہماری دلیل

جو کوئی کسی شئی کا مالک بنتا ہے وہ اسے مکمل کرنے کا
بھی مالک ہوتا ہے۔ اور مقدمہ کا اتمام قبضہ کرنے سے ہوگا

مفتی بہ قول

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ خیانت کی وجہ سے۔

(17) وکیل بالقبض وکیل بالخصومۃ ہوتا ہے یا نہیں؟
اختلاف ائمہ مع دلائل لکھیں؟ ص 201

جواب

یہاں دو صورتیں ہیں (1) دین پر قبضہ کرنے کا وکیل
(2) عین پر قبضہ کرنے کا وکیل۔

دین پر قبضہ کرنے کا وکیل وکیل بالخصومۃ ہوگا
عند ابی حنیفہ۔

صاحبین۔

وکیل بقبض الدین وکیل بالخصومۃ نہ ہوگا۔

دلیل۔

کیونکہ قبضہ خصومت کے علاوہ کام ہے اور ہر ایک کو مقدمہ لڑنے کی معلومات بھی نہیں ہوتی۔

دلیل امام اعظم

کیونکہ مؤکل نے وکیل کو مالک بنایا ہے۔ تو گویا یہ مقدمہ میں اصل ہوئے تو مقدمہ بھی یہی لڑے گا۔

(2) اور وکیل بقبض العین وکیل بالخصومۃ نہ ہوگا۔

دلیل۔ کیونکہ وہ صرف قاصد ہوتا ہے۔

(18) **وکیل بالخصومۃ اپنے ہی مؤکل کے خلاف اقرار کرے تو کیا حکم ہے؟ اختلاف آئمہ مع دلائل لکھیں؟۔**

ص 202

جواب۔

جب وکیل نے اپنے ہی مؤکل کے خلاف قاضی کے پاس اقرار کر لیا تو طرفین کے نزدیک عدالت میں جائز ہے علاوہ جائز نہیں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ۔

قاضی کے پاس بھی اور اس کے علاوہ دونوں جگہ جائز ہے۔

امام شافعی و امام زفر رحمہما اللہ۔

دونوں جگہ جائز نہیں ہے۔

دلیل امام شافعی و امام زفر رحمہما اللہ۔

کیونکہ وکیل خصومت کیلئے مقرر کیا جاتا ہے اور خصومت جھگڑا ہے جبکہ اقرار خصومت کی ضد ہے کیونکہ اقرار صلح کا نام ہے

دلیل امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

وکیل موکل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ تو موکل کا اقرار جس طرح قاضی کی مجلس کے سوا ہو تو معتبر نہیں ہوتا اسی طرح وکیل کا اقرار بھی اسی جگہ معتبر ہوگا۔

دلیل طرفین۔

وکیل بالخصومۃ مقرر ہو جواب دینا ہوتا ہے چاہے وہ اقرار کے ساتھ ہو یا انکار کے ساتھ۔ مگر جب وکیل قاضی کی مجلس کے علاوہ میں اقرار کرے تو وہ وکالت سے معزول ہو جائے گا۔ کیونکہ وکیل بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ قاضی کی مجلس میں مقدمہ لڑے نہ کہ اس کے علاوہ جگہ میں۔

سوال نمبر ۱۹ -

دفعہ نمبر ۲۰۱-۲۰۲

وکیل کی معزولی اور وکالت کے بطلان کی صورتیں ھدایہ کی روشنی میں بیان کریں -

موکل کسی بھی وقت جب چاہے وکیل کو معزول کر دے کیونکہ وکالت موکل کا حق ہے اور اسے باطل کرنے کا بھی حق حاصل ہو گا -

موکل نے وکیل کو معزول کر دیا لیکن اس معزولی کی خبر وکیل تک نہ پہنچی تو وکیل اپنی وکالت پر برقرار رہیگا اور اس کا تصرف نافذ رہے گا یہاں تک کہ اسے عزل کا علم حاصل ہو جائے -

موکل کے مرنے اور اس کے دائمی جنون ہونے اور مرتد ہو کر دار الحرب چلے جانے سے وکالت ختم ہو جاتی ہے - دائمی جنون کی شرط اس لیے ہے کہ تھوڑا سا جنون بے ہوشی کے درجے میں ہے - امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک جنون کی حد ایک ماہ ہے اور انہی سے ایک روایت ہے کہ جنون ایک دن اور رات سے زیادہ ہو - جبکہ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جنون کی حد ایک سال ہے -

دار الحرب چلے جانے کا جو حکم بیان ہوا وہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک ہے

صاحبین فرماتے ہیں محض ارتداد سے وکالت ختم نہ ہوگی - اگر بحالت ارتداد مر جائے یا قتل کیا جائے یا دار الحرب میں پہنچنے کا فیصلہ کیا جائے تو وکالت باطل ہو جائے گی

سوال نمبر 20 -

مضاربت کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیے نیز اس کی مشروعیت پر دلائل بیان کریں۔

مضاربت کا لغوی معنی :-

مضاربت ایک لفظ "ضرب" سے ماخوذ ہے جس کا معنی "سفر کرنا" اور سفر کرنے کے [illegible]۔

مضاربت کا اصطلاحی معنی :-

مضاربت ایک عقدِ شرکت کا نام ہے جس میں ایک شریک کا مال ہو اور دوسرا شریک کام کرنے والا ہو -

عقدِ مضاربت کی مشروعیت -

مضاربت اسلام میں مشروع ہے کیونکہ کچھ مال کے غنی ہوتے ہیں لیکن کام کرنے سے عاری ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کام کرنے میں غنی اور مال سے عاری - لہذا اس طرح کے کام کی ضرورت ہے کہ جس میں غنی اور غریب، فقیر اور مالدار وغیرہ کی مصلحتیں اور ضرورتیں پوری ہو جائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عقدِ مضاربت کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برقرار رکھا - اور آپ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عقدِ مضاربت کیا -

267

سوال نمبر 21 -

مضاربت کی صحت کی شرائط ہدایہ کی روشنی میں لکھیں۔

عقد مضاربت میں مضاربت کی صحت
کی شرط یہ ہے کہ رب المال مضارب کو مال دے
دے اور رب المال کا اس مال میں تصرف کا حق نہ رہے
کسی طرح سے بھی۔

مضاربت میں مضارب اور رب المال
کا نفع میں مشترک ہونا شرط ہے۔ اور یہ نفع
مضاربت کے اعتبار سے ہوگا۔

264

سوال نمبر 22 -

مضاربت مطلقہ میں مضارب کون کون سے تصرفات
کر سکتا ہے؟ نیز [illegible] کا حکم بیان کریں۔

مضاربت مطلقہ جب ہو تو یہ چھ
کام کر سکتا ہے۔ مضارب کو اختیار ہوگا۔

(1) خرید و فروخت (2) وکیل بنانا
(3) سفر کرنا (4) عقد مضاربت (الغلات)
(5) امانت رکھنا۔

مضارب کام کرتا [illegible] ہوگا جو تاجر کرتے ہیں [illegible]
دے، مضارب کو رب المال [illegible] کر دے
تو اس وقت یہ مضاربت [illegible] مضارب [illegible] کر سکتا ہے [illegible] کو
[illegible] بھی شامل ہوگی۔ یہ [illegible] قرض دینے کے
کیونکہ [illegible] امانت میں سے نہیں

سوال نمبر 23۔

رب المال کی اجازت کے بغیر مضارب نے اگر آگے مضاربت کر لی تو کیا حکم ہے۔ بمع اختلاف۔

اگر مضارب نے رب المال کی اجازت کے بغیر آگے مضاربت کر لی تو مضارب اول پر ضمان ہوگا۔ اب یہ ضمان کب پڑے گا اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔

امام اعظم علیہ الرحمۃ کا موقف:۔

امام اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں صرف دوسرے کو مال دینے یا دوسرے کے کام شروع کرنے سے مضارب اول ضامن نہ ہوگا بلکہ جب دوسرا مضارب اس میں نفع کمائے گا تب مضارب اول ضامن ہوگا۔

دلیل۔

کیونکہ مضارب اول کو مال امانت کے طور پر دینا جائز ہے۔ اور یہ مال دینا امانت کے طور پر ہی ہوگا۔ لہذا جب دوسرا مضارب عمل کرے گا اور نفع کمائے گا تو اس صورت میں ضمان لازم آ جائے گا۔

صاحبین کا موقف:۔

جب دوسرا مضارب کام کرنا شروع کر دے تو مضارب اول ضامن ہوگا چاہے دوسرے کو نفع ہو یا نہ ہو۔

دلیل:۔

کیونکہ کام شروع کرنے سے مضاربت متحقق ہو جائے گی۔ لہذا اب پر ضمان بھی متحقق ہو جائے گا۔

امام زفر علیہ الرحمہ کا موقف

مضارب دوسرے کو مال دینے سے ہی ضامن ہو
جائے گا خواہ کام کرے یا نہ کرے۔

نوٹ:-

یہ سارا اختلاف اس وقت ہے جب مضاربت
صحیح ہو اور اگر دو مضاربت فاسد ہوں تو مضارب اول پر
کسی بھی صورت میں ضمان نہ ہوگا۔

سوال نمبر 26 - 15 [illegible] 265

**مضاربت میں معزولی اور بطلان کی صورتیں
ہدایہ کی روشنی میں لکھیں۔**

اگر رب المال نے مضارب کو معزول
کر دیا اور مضارب کو اس کا علم نہ تھا اور مضارب نے
کوئی چیز خریدی یا فروخت کی تو یہ جائز ہے
کیونکہ مضارب رب المال کی طرف سے وکیل
ہے اور وکیل کو بالقصد معزول کرنا اس کے علم پر موقوف ہوتا ہے
اگر مضارب کو اپنی معزولی کا علم ہو گیا اور مال
سامان کی صورت میں ہے تو وہ اسے فروخت کرنے کا حق
رکھتا ہے اور معزولی اس کے مانع نہ ہوگی۔
اگر وہ چیز دراہم و دنانیر راس المال کی جنس
سے ہے تو مضارب کو نقدی کے علاوہ خرید و فروخت کرنا جائز نہیں۔ اگر راس
المال کی جنس سے نہیں تو اسے صرف نقدی کے عوض فروخت کرنا جائز ہے

اگر رب المال مرجائے یا مضارب مرجائے

تو مضاربت باطل ہو جائے گی

اگر معاذ اللہ رب المال اسلام سے پھر جائے

اور دار الحرب چلا جائے تو مضاربت باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ

مرتد کا دار الحرب چلا جانا مرنے کے درجے میں ہے۔ اور دار الحرب

جانے سے پہلے رب المال کا مضارب کو تصرف کرنا موقوف

رہے گا۔

اگر معاذ اللہ مضارب مرتد ہو جائے تو مضاربت

باطل نہ ہوگی۔

سوال 25: مضارب کیلئے نقد اور ادھار بیع کا کیا حکم ہے؟ ص 271

جواب:

مضارب کیلئے ادھار اور نقد دونوں طرح خریدنا اور بیچنا جائز ہے۔
کیونکہ یہ سب تاجروں کے طریقے میں سے ہے اور لیں مطلق عقد اس کو شامل ہوگا

سوال 26: مضارب مال مضاربت میں سے کون سے اخراجات کر سکتا ہے؟ ص 272

جواب: اگر مضارب سفر کرے تو وہ مال مضاربت میں سے درج ذیل اخراجات کر سکتا ہے۔
(i) کھانا (ii) پینا (iii) کپڑے لینا (iv) اور سواری کا (کرایہ بھی لے سکتا ہے اور خرچ بھی کر سکتا ہے)۔

اور اگر شہر میں ہو تو مال مضاربت میں سے اپنے لیے خرچ نہیں کر سکتا
وجۂ فرق یہ ہے کہ نفقہ پابندی کے مقابلے میں واجب ہوتا ہے جیسا کہ
قاضی کا نفقہ اور عورت (بیوی) کا نفقہ۔
جب مضارب سفر کرے گا تو وہ محبوس بالمضاربۃ ہو جائیگا تو وہ نفقہ (خرچ کرنے) کا مستحق ہوگا۔

سوال 27: ہبہ کی تعریف نیز قبضہ کے حوالے سے اختلاف ائمہ بیان کریں ص 286

جواب: **ہبہ کی تعریف:**

ایسا عقد جس میں بغیر عوض کے کسی کو مالک بنا دیا جائے۔

ہبہ پر قبضہ کے متعلق اختلاف ائمہ:

ہبہ پر قبضہ کے بارے میں اختلاف ہے۔

احناف کا موقف:

عند الاحناف ہبہ میں ملکیت کے ثبوت کیلئے قبضہ ضروری ہے

امام مالک کا موقف:

امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک قبضہ کرنا ضروری نہیں۔ قبضہ سے پہلے ہی ملکیت ثابت ہو جائیگی۔

دلیل:

امام مالک اس کو بیع پر قیاس کرتے ہیں کہ جس طرح بیع میں ایجاب و قبول کرنے سے ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ قبضہ ضروری نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہبہ میں کوئی قبضہ ضروری نہیں ہے

۲۔ احناف کی دلیل:

ہماری دلیل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کریمانہ ہے۔

"لا یجوز الھبة إلا مقبوضة" کہ ہبہ جائز نہیں ہے مگر قبضہ کے ساتھ

اس میں حضور کے فرمان سے مراد جو ملک کی نفی ہے

کیونکہ ہبہ کا جواز قبضہ کے بغیر بھی ثابت ہے اجماع کے ساتھ۔

اور عقلی دلیل یہ ہے کہ قبضہ سے پہلے اگر ملکیت کو ثابت کر دیں۔

تو نیکی کرنے والے پر ایسی چیز لازم کرنا ثابت ہوگا جس کا ساتھ

اس نے نیکی نہیں کی اور وہ ہے سپردگی۔ تو لہذا بغیر قبضہ کے درست نہیں ہوگا۔

سوال 28: واہب کی اجازت کے بغیر مجلس میں قبضہ کرنے میں اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں۔ ص 286

جواب: واہب کی اجازت کے بغیر مجلس ہبہ کے اندر قبضہ کرنے میں اختلاف ہے

امام اعظم:

اگر واہب کی اجازت کے بغیر مجلس کے اندر قبضہ کیا تو یہ

استحساناً جائز ہے۔

امام شافعی:

امام شافعی کے نزدیک واہب کی اجازت کے بغیر قبضہ کرنا جائز نہیں۔

دلیل:

موہوب شئ پر قبضہ کرنا واہب کی ملک میں تصرف ہے۔ اس لئے کہ

قبضہ سے پہلے واہب کی ملک باقی ہے تو اس کی اجازت کے بغیر قبضہ کرنا

صحیح نہ ہوگا کیونکہ ملک غیر میں مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا درست نہیں

امام اعظم کی دلیل:

ہبہ میں قبضہ کرنا قبول کرنے کے مرتبے میں ہے اس حیثیت سے

کہ اسی قبضہ پر ہی ملکیت کا ثبوت موقوف ہے۔

اور اس سے مقصود ملکیت کو ثابت کرنا ہے۔ پس واہب کی طرف سے

ایجاب گویا کہ موہوب لہ کو قبضہ کا اختیار دینا ہے۔

سوال نمبر 29: الفاظ ہبہ ہدایہ کی روشنی میں تفصیلاً بیان کریں ص 286-87

جواب: ہبہ درج ذیل الفاظ سے منعقد ہوتا ہے۔

★ وَهَبْتُ ، اَعْطَيْتُ ، نَحَلْتُ

وہبت میں اس لیے کہ یہ ہبہ کے معنی میں صریح ہے۔

اعطیت میں اس لیے کہ کہا جاتا ہے کہ اعطاک اللہ اور وھبک اللہ ایک ہی معنی کیلئے آتے ہیں

اور نحلت میں اس لیے کہ یہ مجازاً ہبہ کے معنی میں مستعمل ہے۔

★ اطعمتک ھذا الطعام سے بھی ہبہ منعقد ہو جائیگا

کیونکہ اطعام کی نسبت جب ایسی چیز کی طرف ہو جس کو کھایا جاتا ہو تو اس سے مراد عین شئی کی تملیک ہوگی۔

★ جعلت ھذا الثوب لک۔ سے ہبہ منعقد ہو جائیگا

کیونکہ اس میں حرف لام تملیک کیلئے ہے۔

★ اعمرتک ھذا الشئی سے بھی ہبہ منعقد ہو جائیگا۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کی وجہ سے "فمن اعمر عمری فھی للمعمر له ولورثته من بعده"

★ حملتک علی ھذہ الدابۃ۔ اس لفظ سے اگر وہ حمل سے ہبہ کی نیت کرے تو ہبہ منعقد ہو جائیگا۔

کیونکہ حمل حقیقۃً سوار کرنا ہے یہ عاریت کیلئے ہوتا ہے لیکن یہ ہبہ کا احتمال بھی رکھتا ہے، اگر ہبہ کی نیت کرے گا تو ہبہ منعقد ہو جائیگا

★ کسوتک ھذا الثوب سے ہبہ منعقد ہو جائیگا

کیونکہ اس سے مراد تملیک (مالک بنانا) ہوتا ہے۔

سوال 30: مشاع مقسم و غیر مقسم کے ہبہ کے بارے میں اختلاف ائمہ بیان کریں ص 282

جواب:

مشاع مقسم اور مشاع غیر مقسم کے ہبہ کے بارے میں اختلاف ہے۔

امام اعظم کا موقف:

جو چیز قابل تقسیم ہو اور مشترک ہو اس میں ہبہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ اس چیز کو الگ کر کے واہب کا حصہ غیر واہب سے ممتاز نہ کر لیا جائے اور اگر قابل تقسیم نہ ہو تو ہبہ جائز اور درست ہے۔

امام شافعی کا موقف:

امام شافعی کے نزدیک مشاع چیز قابل تقسیم ہو یا قابل تقسیم نہ ہو دونوں صورتوں میں ہبہ جائز اور درست ہے۔

دلیل:

امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ مشاع چیز ہبہ کا حکم (ملکیت) کو قبول کرنے والا ہے۔ اور یہ عقد تملیک ہے یہ مشاع و غیر مشاع میں درست ہے بیع کی طرح۔

امام اعظم کی دلیل:

قبضہ کرنا ہبہ میں شرط ہے اور اس پر نص وارد ہے۔ فرمان اقدس ہے "لا تجوز الھبۃ حتی تقبض"۔ لہذا جب تک قبضہ نہیں ہوگا ہبہ تام نہیں ہوگا۔

کامل قبضہ شرط ہے مشاع و غیر مقسم چیز میں قبضہ کی صلاحیت نہیں مگر یہ کہ اس کے ساتھ دوسری چیز ملائی جائے۔

دوسری بات کہ مشترک چیز قابل تقسیم میں تقسیم سے قبل ہبہ جائز کر دیں تو واہب پر تقسیم کاری کا بوجھ لازم کرنا پڑے گا حالانکہ اس نے اپنے اوپر تقسیم کاری لازم نہیں کی ہوئی۔

سوال نمبر ۳: ہبہ میں رجوع کرنے کے حوالے سے اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں۔ ص 290

ہبہ میں رجوع کرنے میں اختلاف ہے۔

امام اعظم کا موقف:

جب کسی اجنبی کو کوئی چیز ہبہ کی تو اس کو رجوع کا اختیار ہے۔

امام شافعی کا موقف:

ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔

امام شافعی کی دلیل:

(۱) حدیث مبارکہ ہے "لا یرجع الواھب فی ھبتہ الا الوالد فیما یھب لولدہ"
ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ میں رجوع نہیں کر سکتا۔ سوائے باپ کے جو اس نے اپنے بیٹے کو ہبہ کیا۔

(۲) دوسری بات رجوع کرنا تملیک کی ضد ہے اور عقد اپنی ضد کا تقاضہ نہیں کرتا البتہ باپ ہبہ رجوع کر سکتا ہے اس لئے کہ بیٹا باپ کا جزء ہوتا ہے۔ اور بیٹے کی چیز باپ ہی کی چیز ہوتی ہے

امام اعظم کی دلیل:

(۱) حدیث مبارکہ: "الواھب احق بھبتہ ما لم یثب منھا"
واہب اپنے ہبہ کا زیادہ حقدار ہے جب تک اس کو عوض نہ دیا جائے۔

(۲) دوسری بات کہ عقد ہبہ سے مقصود عوض لینا ہوتا ہے عادت کی وجہ سے اور اس کا مقصود فوت ہو جائیگا تو فسخ کی ولایت حاصل ہو جائے گی۔

دلیل کا جواب:

حدیث مبارکہ میں جو رجوع کرنے کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ رجوع کرنے میں مستقل اور مختار نہیں ہے۔

سوال 32: موانع رجوع فی الھبہ بالاجماع کی روشنی میں بیان کریں۔ ص 292

جواب: موانع رجوع سات ہیں۔

ان کو یاد کرنے کیلئے ایک مجموعہ ہے۔ "دمع خزقہ"

(i) زیادہ متصلہ کر دے۔

اگر موہوب کا عین میں کوئی ایسی زیادتی متصلہ ہو گئی جس

سے اس کی قیمت بڑھ گئی تو واہب رجوع نہیں کر سکتا۔

(ii) اگر موہوب لہ نے ہبہ کا بدلے میں کوئی چیز دے دی تو واہب

رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ مقصود حاصل ہو گیا۔

(iii) اگر موہوب لہ اور واہب ان دونوں میں سے کوئی ایک مر گیا

تو رجوع نہیں کیا جا سکے گا۔ کیونکہ وہ ورثا کی ملک میں چلی گئی۔

(iv) وہ چیز موہوب لہ کی ملک سے نکل جائے۔

مطلب وہ کسی چیز کو فروخت کر دے یا ہبہ کر دے تو رجوع نہیں کیا جا سکتا۔

(v) اگر قرابت دار (ذی رحم محرم) کو ہبہ کر دی تو ہبہ کرنے کے بعد رجوع

نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ حدیث پاک ہے۔ جب ذی رحم کو ہبہ کیا جائے تو اس میں رجوع نہیں؟

(vi) موہوب چیز ہلاک ہو جائے تو رجوع نہیں کر سکے گا۔

(vii) اگر زوجین میں سے کسی ایک نے دوسری کو ہبہ کیا تو واہب کو رجوع نہیں کر سکتا

کیونکہ اس میں مقصود صلہ رحمی تھی وہ حاصل ہو چکی۔

سوال 33: عمریٰ اور رقبیٰ کی تعریف اور ان کے حکم کے بارے میں اختلاف ائمہ

مع دلائل لکھیں۔ ص 294

جواب: عمریٰ:

عمر بھر کیلئے کسی کو کوئی چیز دے دینا عمریٰ کہلاتا ہے۔

رقبیٰ:

کسی کو اس شرط پر چیز دینا کہ اگر میں تجھ سے پہلے مر گیا

تو یہ تیری ہے۔

عمریٰ بالاتفاق جائز ہے وہ چیز معمر لہ کیلئے ہو گی اور مرنے کے بعد ورثا کیلئے ہو گی

جبکہ رقبیٰ کے بارے میں اختلاف ہے۔

طرفین کا موقف:

طرفین کے نزدیک رقبیٰ باطل ہے۔

دلیل:

نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے عمریٰ کو جائز قرار دیا اور رقبیٰ کو باطل قرار دیا۔

امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ:

رقبیٰ جائز ہے۔

دلیل:

فرماتے ہیں اس کا قول "داری لک" تملیک ہے۔ اور لفظ رقبیٰ شرط فاسد ہے یہ شرط باطل ہو جائے گی اور ہبہ درست ہو جائے گا۔

سوال 34:

295 اجارہ کا لغوی و اصطلاحی بیان کریں نیز اسکی مشروعیت پر دلائل لکھیں

لغوی معنی:

منافع کی بیع کرنا

اصطلاحی معنی:

اجارہ وہ عقد ہے جو منافع پر عوض کے بدلے وارد ہوتا ہے۔

مشروعیت پر دلائل:

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی حدیث پاک ہے "اجیر کو اس کا اجارہ اس کے پسینے کے خشک ہونے سے پہلے دے دو۔"

ایک اور حدیث پاک ہے۔ "جو کسی کو اجیر بنائے اسے چاہیے کہ اس کی اجرت بیان کر دے۔"

سوال 35

صحت اجارہ کی شرائط بیان کریں۔ نیز منافع معلوم کرنے کی تین صورتیں بیان کریں۔ ص 297

جواب:۔

صحت اجارہ کی دو شرائط ہیں۔

(i) منافع معلوم ہوں (ii) اجرت معلوم ہو

دلیل:۔

اگر منافع اور اجرت معلوم نہ ہو تو یہ جھگڑے کی طرف لے جائیگی اور جو چیز جھگڑے کی طرف لے جائے وہ اجارہ کو فاسد کر دیتی ہے۔

منافع معلوم کرنے کی صورتیں:۔

منافع معلوم کرنے کے تین طریقے ہیں۔

(i) منافع کبھی مدت کو بیان کرنے سے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گھر رہنے کیلئے اجارہ پر دینا اور زمین کو کھیتی پر دینا۔

(ii) کبھی منافع عقد کو بیان کر دینے سے معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ کسی شخص کو کپڑے رنگنے پر اجرت پر رکھنا۔ درزی کو کپڑے سینے کیلئے دینا یا سواری اجرت پر دینا۔

(iii) کبھی منافع تعیین اور اشارہ کے ساتھ معلوم ہوتے ہیں مثلاً کسی شخص کو اجرت پر رکھنا کہ وہ سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرے گا۔

سوال نمبر ۲

اجرت کا استحقاق کب ہوتا ہے؟ اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں۔ ص ۲۹۶

جواب:

اجرت کے استحقاق کے ثابت ہونے میں اختلاف ہے۔

احناف کا موقف:

تین میں سے کوئی ایک صورت پائی جائے تو اجیر اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(i) تعجیل کی شرط لگا دی۔ (ii) بغیر کسی شرط کے تعجیل کر دی (iii) کام کے پورا ہونے سے

امام شافعی کا موقف:

محض عقد کرنے سے ہی وہ اجرت کا مستحق ہو جائے گا۔

دلیل:

منافع جو ضروری طور پر معدوم تھے وہ حکماً موجود ہو جائیں گے تو اس کے مقابلے میں اجرت ثابت ہو جائے گی۔

احناف کی دلیل:

اجارہ عقد معاوضہ ہے اور اس کا تقاضہ یہ ہے کہ مساوات ہو اور مساوات اسی طرح ہو گی کہ منافع کے مؤخر ہونے سے اجرت بھی مؤخر ہو گی۔